انسان کی فضیلت

اس میں انسان کی کرامات اور اسکی پیدائیش کے فایدے درج ہیں

تصنیف حضرت

جناب نواب میر صدرالدین حسینخاں صاحب رضا رئیس بڑودہ ملک گجرات

واضح ہو کہ

حضرت مصنف صاحب کی ذات بابرکات سے ہمیشہ لکھو کروڑوں انسانوں کو بیحساب فائدے پہنچ رہے ہیں وہ ہمیشہ رفاہِ عام کی امور و تدابیر میں کوشش فرماتے ہیں۔ اور جابجا لکچر و وعظ کہنے اور کتب خانے رفاہ عام کی انجمن قایم کرنے و امداد دینے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور انہوں نے محض تعلیم و ہدایت عام کے لئے بہت سی ایسی عجیب مفید عام کتب بزبان اردو نہایت آسان عام فہم تصنیف فرمائی ہیں۔ جو ہر ملت و ہر طبقہ کے امیر و غریب مرد و عورت و اطفال وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہیں اور یہ تو خود ظاہر ہے کہ ایسے بزرگ شخص کی کلام و کتاب میں نہایت نیک تاثیر ہوتی ہے اس لئے جو لوگ انکی کتب کو غور سے پڑھتے یا سنتے ہیں انکی دل و دماغ روشن ہو کر دین و دنیا کے اصول و ضروریات سے واقف غفلت سے بیدار باہمت ہوشیار پرہیزگار نیک عمل ہو جاتے ہیں بعض تو لایق واعظ مصلح قوم و ہادی عام ہو جاتے ہیں پس ایسے بزرگ کا وجود خدا کی رحمت ہے اور ہر ایک شخص کو حتی الوسع انکی کاموں کی پیروی کرنی فرض ہے۔ اور انکی کتابوں کو طلب کرکے مطالعہ کرنا یا سننا اور سبکو سنانا واجب ہے اور اہل مدارس کا تو فرض ہے کہ انکی کتابوں کو مدارس کی تعلیم میں شامل کرکے سب طلبا کو ان سے مستفیض فرماتے رہیں۔ اور یہ سب کتب ہماری فہرست میں درج ہیں۔ جو صاحب جسقدر چاہیں ہم سے بارسال قیمت یا ویلیوپے ایبل طلب فرماتے رہیں فوراً ارسال ہونگی۔ غربا اور تقسیم کرنے والونکو کافی رعایت کیجاتی ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے:-

نیاز علیخان تاجر کتب مالک مطبع افغانی شہر امرتسر (ملک پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

جو عرش سے ہی فرش تلک آدمی میں ہی
کیا کیا نہیں ہی اسمیں کہ سب کچھ اسی میں ہی

انسان کے پیدا کرنیمیں جو حکمت ہے اسکی بیان میں

علماء نے اس باب میں کئی قسم کی رائے ظاہر کی ہے پہلی نوع یہ ہے کہ مخلوقات کی چار قسمیں ہیں۔ پہلی یہ ہی کہ ساری کی ساری حکمت ہو اور شہوت اُسمیں ذرہ بھر بھی نہو یہ تو فرشتوں کی صفت ہے۔ دوسری قسم ساری کی ساری شہوت ہے اور حکمت اُسمیں کچھ بھی نہیں یہ بہائم یعنی جانوروں کا خاصہ ہی۔ تیسری نہ حکمت ہے اور نہ شہوت اور یہ جمادات اور نباتات کی صفت ہی چوتھی وہ ہی جسمیں حکمت بھی ہے اور شہوت بھی یہ اینسانونکی صفت ہے۔ کیونکہ انسانوں میں حکمت اور عقل بھی ہے اور جہالت و شہوت بھی اگر عقل اور حکمت کی پیروی کرتا ہے تو فرشتوں میں شمار ہوتا ہے اور اگر جہالت و شہوت کی پیروی کرتا ہے تو چوپایہ جانوروں اور دوسرے حیوانوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ پروردگار کی کمال قدرت عنایت اور ارادہ کا تقاضہ ایسا ہوا کہ ممکنات کی قسموں میں سے کوئی قسم بھی اس کے بیشمار فضل اور بخشش سے محروم نہ رہے اس لئے جب پہلی تینوں قسمیں ممکنات کی اُسکی

قدرت سے وجود میں آگیئں تو لازم آیا کہ چوتھی قسم بھی اس کی کمال مہربانی سے وجود میں آئے تاکہ ممکنات کی کوئی قسم اسکی بخشش سے خالی نہ رہی جیساکہ فرمایا ہے۔ وَرَحْمَتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ۔ میری رحمت نے تمام چیزوں کو گھیر لیا ہے۔

دوسری نوع اسطرحپر ہے کہ مخلوقات کی تین قسمیں ہیں یا تو سب روحانی ہوں یا سب جسمانی یا مرکب یعنی روح اور جسم۔ پہلی قسم جو بالکل روح ہیں وہ فرشتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کی اُس آیت میں جو مریم علیہا السلام کے حق میں ہے ان معنوں کا ذکر کرتا ہے۔ فرمایا ہے۔ فارسلنا الیھا روحنا پس بھیجی ہمنے اُسکی طرف اپنی روح اور روح سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں اور حضرت علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔ وآتیناہ بروح القدس۔ اور مدد دی ہمنے اُس کو ساتھ روح القدس کے۔ یہاں بھی جبرئیل مُراد ہے اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک۔ یعنی اوتارا اُسکو روح امین نے تیرے دلپر اور دوسری جگہ فرمایا تنزل الملائکۃ والروح باذن ربہم۔ اُترتے ہیں فرشتے اور روح اُسکی حکم سے اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ یوم یقوم الرُّوح والملائکۃ وہ دن کہ جسمیں روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ فرشتے بالکل ارواح ہیں اور نورانی ہیں۔ علوی ہیں قدسی ہیں شہوت غضب اور نقصان کی صفتوں سے پاک ہیں دوسری قسم وہ ہے جو بالکل جسمانی ہیں وہ حیوان اور کانیں اور نباتات ہے تیسری قسم روحانی اور جسمانی دونوں چیزوں سے مرکب ہیں انکا جسم تو عالم خلق سے ہے اور روح عالم امر سے ہے جیساکہ خدای تعالیٰ نے فرمایا ہے الا لہ الخلق والامر خبردار وہی ہے پیدا کرنیوالا اور وہی حاکم اور فرمایا ہے فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی۔ پس جس وقت میں نے اُس کو درست اور ٹھیک کیا اور پھونکی میں نے

اُسمیں اپنی رُوح- اسمیں سویتہ جسم کیطرف اشارہ ہے اور نفخت فیہ من روحی سے روح کی طرف اشارہ ہے- اور دوسری جگہ فرمایا ہے ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین- اور تحقیق پیدا کیا ہمنے انسانکو برگزیدہ مٹی سے اور خدا تعالیٰ نے پیدائش کی ترتیب کے چھ مرتبے یاد فرمائے ہیں- پہلا- سلالہ- دوسرا نطفہ- تیسرا علقہ- چوتھا مضغہ پانچواں عظام یعنی ہڈیاں چھٹا لحم یعنی گوشت اور یہ چھیوں مرتبے جسم سے تعلق رکھتے ہیں اسکے بعد ساتویں مرتبے کا ذکر کیا ہے فرمایا ثم انشاناہ خلقا آخر- پھر ہمنے اسکو ایک دوسری خلقت میں پیدا کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین- پس بزرگ ہے اللہ جو سب پیدا کرنے والوں سے بہت اچھا پیدا کرنیوالا ہے اس میں خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کی تعریف کی ہے کیونکہ جان اور تن میں ترکیب دینی ایک عجیب کام ہے روح نور ہے اور جسم ظلمانی یعنی سایہ اور تاریکی ہے اور روح علوی ہے اور جسم سفلی اور روح لطیف ہے اور جسم کثیف اور روح کو خوشی خدا کی معرفت اور سرور خدا کی محبت سے اور اسکا اُنس خدا کے ذکر کیساتھ اور اسکا رجوع حضرت حق کی طرف ہوتا ہے اور جسم کو محسوسات سے لذت ہوتی ہے اسکا اُنس مشتبہات کے ساتھ ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ روح کے تمام احوال جسم کے حالات کے برخلاف ہیں اس لئے جسم اور روح کے درمیان ترکیب دینی محال ہے اور جب اس ترکیب کا وجود ہے تو یہ خدا کی کمال قدرت اور حکمت پر دلیل ہے-

تیسری نوع یہ ہے کہ مخلوقات کی تین قسمیں ہیں پہلی محض کامل کہ کسی قسم کے نقصان اُس کی طرف راستہ نہیں جیساکہ فرشتے ہیں انکی معرفت شُبہہ سے پاک ہے اور اُنکی عبودیت گناہ سے خالی ہوتی ہے اور خدا کا خوف ہمیشہ اُن کے حال کو لازم رہتا ہے جیساکہ فرمایا ہے یخافون ربھم من فوقھم یعنی اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں اور فرمایا ہے- یسبحون اللیل والنھار- رات اور دن خدا

کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اِن کی پاکدامنی گناہوں سے آلودہ نہیں ہوتی کیونکہ فرمایا ہے۔ لایعصون اللّٰہ ما امرھم جو کچھ اللّٰہ نے اِنکو امر کیا ہے اسکی نافرمانی نہیں کرتے انکی عادت میں شہوت غضب اور غفلت کی آمیزش نہیں ہوتی لایستکبرون عن عبادتہٖ وہ اُس کی عبادت سے انکار نہیں کرتے۔ دوسری قسم ناقص وجود ہیں کہ اُن میں کمال کو دخل نہیں جیسے کہ چوپایہ جانور اور جمادات اور نباتات ہیں اور جب عقلی تقسیم میں یہ دونوں قسمیں موجود ہوگئیں تو تیسری قسم انسے پیدا ہوئی کہ کبھی کامل ہو اور کبھی ناقص کبھی تو اس مقام میں فرشتوں سے ہم صحبت ہو و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک اور ہم تیری حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تجھے پاکی سے یاد کرتے ہیں اور کبھی اِس مقام میں پہونچکر فرشتوں سے گذر جائیں وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا اور کبھی طبیعت کی ناپاکی اور گندگی میں ملوث ہوکر چوپایہ جانوروں سے بھی نیچے گر جائیں جیسا کہ فرمایا ہے۔ اولئٰک کالانعام بل ھم اضل وہ مثل چوپایہ جانوروں کے ہیں بلکہ انسے بھی زیادہ گمراہ اور یہ انسان کی صفت ہے اور اوسکو بھی سمجھہ لینا چاہیئے کہ اگرچہ فرشتوں کا حال ایسا ہی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے لیکن دلیل اور قرآن سے ثابت ہوا ہے کہ فرشتوں میں ہر ایک فرشتے کے لئے مقام مقرر ہے اور وہ اُس مقام سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا جیسا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وما منا الا لہ مقام معلوماً۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے مقام معلوم اور مقرر ہے اور جب ان کے کمال کے درجے متغیر نہیں ہوتے تو شوق کی صفت کا حاصل ہونا

دو چیزوں سے متعلق ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ وہ ناممکن الحصول ہو اور دوسری یہ کہ ممکن الحصول ہو اور یہ دونوں صفتیں ایسی چیز کو لاحق ہوتی ہیں جو کہ تغیر کا محل ہو اور فرشتونکی طاعت اور عبودیت اور محبت اور معرفت میں تغیر کا ہونا ممکن نہیں اس لئے انکو شوق کی صفت بھی لاحق نہیں ہوتی لیکن آدمی کمال اور نقصان کو قبول کرتا ہے اس لئے وہ محل تغیر ہے اور جب محل تغیر ہے تو محل شوق بھی ہو پس اگر شوق معصیت یعنی گناہ اور ممنوعات میں ہو تو اسوقت یہ کہتا ہے ربنا ظلمنا انفسنا اے رب ہمارے ہمنے اپنے نفسوںپر ظلم کیا ہو اور اگر علم میں ہو تو یہ کہتا ہے رب زدنی علماً۔ اے رب زیادہ کر مجھے از روے علم کے اور اگر طاعت میں ہو تو پھر یہ کہتا ہے وادخلنی برحمتك فی عبادك الصالحین ۔ اور داخل کر مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں پس انسان کے پیدا کرنے میں یہ حکمت تھی کہ اسکو یہ صفت حاصل ہو کہ خدائیتعالی کے ساتھ اسکو شوق اور محبت ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو اس آیت میں اپنی امانت کا ذکر کیا ہے فاعرضنا الامانة علے السموات والارض اس قول تک کہ وَ حملها الانسان ۔ تحقیق پیش کیا ہمنے امانت کو آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں وغیرہ پر کسی نے اسکو برداشت نہ کیا مگر انسان نے اسکو اُٹھالیا کچھ بعید نہیں کہ اس امانت سے مقصود خدا کے ساتھ شوق کا ہونا ہی ہو جو اوپر مذکور ہوتا ہے ؎

ارض وسما کہاں تری وسعت کو پا سکے
یہ دل ہی میرا ہے کہ جہاں تو سما سکے

انسان کی بزرگی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کرمنا بنی آدم اور تحقیق شرف اور بندگی دی ہمنے بنی آدم کو اس کرامت کی تفسیر میں علماء نے بہت سے قول بیان کئے ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ اس کرامت سے مراد انسان کی بے مانند اور عمدہ صورت ہے اور دوسری آئتوں میں ان معنوں کا ذکر کیا فرمایا ہے وصورکم فاحسن صورکم اور تم کو صورت دی اور تمہاری صورتوں کو خوبصورت بنایا اور دوسری جگہ فرمایا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو اچھی ڈھانچ میں اور دوسری جگہ ارشاد کیا ہے صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ لازم پکڑو اللہ کی رنگت کو اللہ سے اچھا رنگت میں کون ہے۔ یعنی عشق الٰہی لازم پکڑو۔ کیونکہ ہر کسی کو اپنے محسن سے عشق ہوتا ہے۔

دوسرا قول اس کرامت میں یہ ہے کہ اللہ نے انسان کا قد سیدھا بنایا ہے اور اس کے سر کو تمام اعضاؤں سے اونچا اور بلند پیدا کیا ہے اور اسے حواس کا حجرہ بنایا ہے۔ اس کو عقل دیا۔ فکر دیا۔ نطق دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کے درجے اور مرتبے کی بلندی علم سے ہے۔ اس کے سوا نہیں کیونکہ بدن کے تمام اعضاؤں سے سر ہمارا اسی واسطے بلند ہوا ہے کہ وہ علم کا محل ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس کرامت سے مطلب یہ ہے کہ اگر انسان چاہتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اگر چاہتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے اور اگر سونا چاہتا ہے تو سو جاتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ اجسام چار قسم پر ہیں

ایک تو وہ ہیں جو پاؤں کے بل کھڑے ہیں۔ جیسے نباتات اور درخت ہیں دوسرے وہ ہیں۔ جو رکوع کرنیوالوں کی طرح رہتے ہیں جیسے چوپایہ جانور ہیں۔ تیسرے وہ ہیں جو اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ثابت قدم ہیں جیسا کہ پہاڑ ہیں اور ان کی پیدائش کے بعد حق تعالیٰ نے سب چیزوں سے خبر دی ہے کہ یہ تمام میری تسبیح پڑھتے اور پاکی بیان کرتے ہیں۔ وان من شیئٍ الا یسبح بحمدہٖ۔ یعنی ہر ایک چیز اللہ کی حمد کیساتھ تسبیح پڑھتی ہے پس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے ایسا پیدا کیا ہے کہ وہ کبھی کھڑا ہو جاتا ہے کبھی رکوع کرنے لگ جاتا ہے۔ کبھی سجدے میں پڑ جاتا ہے اور کبھی بیٹھ رہتا ہے۔ نماز میں انسان کو ان چار حالتوں سے ہی یاد کیا ہے۔ تاکہ نماز کی دو رکعتوں کے ادا کرنے میں باقی تمام مخلوقات کے برابر ہو جائے اور سب کو جو مرتبہ حاصل ہے وہ اس ایک میں جمع ہو۔

چہارم قول میں کرامت سے یہ مراد لی ہے کہ خدا نے آدمی کو پانی اور مٹی سے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃٍ من طین اور تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو برگزیدہ مٹی سے۔ پس خاک اور پانی دونوں کو پاک اور پاک کرنے والا پیدا کیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ پانی کے حق میں خدا نے فرمایا ہے۔ وانزلنا من السمآءِ مآءً طہوراً۔ اور نازل کیا ہم نے آسمان سے پاک پانی اور مٹی کے حق میں فرمایا ہے فتیمموا صعیداً طیباً۔ پس تیمم کرو پاک مٹی سے اور جب آدمی کا اصل پانی اور خاک ہے اور یہ دونوں پاک اور پاک کرنے والی چیزیں ہیں۔ تو انسان اگرچہ بہت ہی گناہ کرے ایک دفعہ یہ کہدے ربنا ظلمنآ انفسنا۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ تو اس کے تمام گناہ دور

ہو جاتے ہیں بقول شاعر ؎ باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ۔ گر کافر و گبر و بت
پرستی باز آ ۔ ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔ پھر
اصلی پاکی کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ اور شیطان کی اصل آگ تھی۔ اور
شافعیؒ مذہب میں آگ پاک کرنے والی چیز نہیں اور جب پلیدی گناہ
ٹھہری ہے۔ تو یہ بدستور پلیدی پر باقی رہتا ہے۔ اور کبھی پاک نہیں ہوتا

پانچواں قول۔ کرامت میں اس طرح پر ہے کہ آدمی تو ہاتھ سے
طعام اٹھا کر منہ میں ڈالتا ہے اور دوسرے حیوان منہ سے گھاس وغیرہ
کھاتے ہیں اور ان معنوں میں دو طرح کی کرامتیں موجود ہیں پہلی یہ کہ کھانا
شہوت کی خدمت کرنی ہے پس جو حیوان کھانے کے واسطے سر جھکاتا
ہے۔ اس کا سر اس شہوت کا خدمتگار ہوتا ہے اور انسان کا سر عقل
و فکر کا محل ہے اس لئے اس کے سر کے واسطے دوسرا خدمتگار
ہوتا ہے کہ ہاتھ سے لقمہ اٹھا کر منہ میں ڈالے اور سر جو عقل کا مقام ہے
اس کا مخدوم ہوا اور دوسرے اعضا اس کے خدمتگار ہوں۔ اور آدمی
کے سوا دوسرے حیوانوں کا سر عقل اور فکر سے خالی ہوتا ہے۔ اس
واسطے اس کے سر کو شہوت کا خدمتگار بنا دیا ہے۔ کیونکہ جب سر نہیں
جھکاتا۔ گھاس نہیں کھا سکتا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ جو علم زیادہ رکھتا
ہے وہ مخدومی کے زیادہ لائق ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک اور
دقیقہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ گویا خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ
تعلیم دیتا ہے کہ میں نے تمکو اس طرح پیدا کیا ہے کہ تجھے طعام کھانے
کے واسطے سر جھکانا نہیں پڑتا۔ اس لئے جہالت سے طعام کی تلاش
میں بھی مخلوق کے آگے سر نہ جھکاؤ۔ دوسری یہ ہے کہ جب کوئی
چوپایہ منہ میں گھاس پکڑتا ہے تو وہ نجاستوں اور ناپاک چیزوں سے

آلودہ ہوتا ہے۔ لیکن آدمی کا ایسا حال نہیں وہ اپنے طعام کو اپنے ہاتھ سے پاک کر لیتا ہے۔ اور اس میں یہ دقیقہ ہے۔ کہ رحمت الٰہی نے اس کو روا نہیں رکھا کہ انسان کا طعام نجاستوں سے آلودہ ہو۔ اس لئے اس کو ہاتھ دئے ہیں۔ تاکہ اپنے طعام کو آپ پاک کر لے پس دانا آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی رُوح کی غذا کو جو معرفت اور محبت ہے شبہہ شرک اور شہوت کی ناپاکیوں سے پاک رکھے:۔

چھٹے قول میں کہتے ہیں کہ کرامت سے مطلب یہ ہے کہ انسان کو عقل سے بزرگی دیگئی اور عقل کی فضیلت پر دلیل یہ ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے اوّل ماخلق اللہ تعالیٰ العقل جو چیز کہ خدا نے سب سے اول پیدا کی ہے۔ وہ عقل ہے اور اسکے بعد فرمایا ہے۔ وعزتی وجلالی ماخلقت خلقاً اکرم علی منک۔ مجھے اپنی عزت اور اپنے جلال کی قسم ہے کہ میں نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ بزرگ ہو۔ پس جبکہ تو تمام مخلوقات سے آپ کو بزرگ سمجھے گا تو ہرگز مخلوق پرستی نہ کریگا۔

ساتواں قول۔ کرامت کے باب میں یہ ہے کہ جو چیزیں آدمی کے سوا ہیں وہ سب آدمی کیواسطے پیدا کی گئی ہیں اور آدمی کو خاص بندگی کیواسطے پیدا کیا ہے۔ اُس پر دلیل یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ھو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعا۔ جو کچھ زمین میں ہے وہ سب تمہارے واسطے پیدا کیا ہے اور اسے وسخر لکم مافی السموات والارض اور مطیع و فرمانبردار

رہنا یا تمہارے واسطے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور فرمایا ہے جعل لکم الارض فراشًا۔ زمین کو تمہارے واسطے فرش بنایا ہے اور فرمایا ہے وجعلنا السماء سقفًا محفوظًا۔ اور بنایا ہمنے آسمانوں کو آدمی کیواسطے محفوظ چھت اور فرمایا ہے اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر۔ سورج کو اذان اور نماز کے وقتوں کے واسطے بنایا ہے۔ اور فرمایا ہے قل ھی مواقیت للناس والحج کہ یہ ہلال انسان اور حج کیواسطے آلہ ہے وقت کا یعنی چاند کو بھی اس واسطے بنایا ہے کہ آدمی نماز روزہ کا وقت پہچان لے اور فرمایا ہے وعلامات وبالنجم ھم یھتدون یعنی ستارونکو بھی اسواسطے پیدا کیا ہے کہ وہ انسان کو راستہ دکھلائیں اور فرمایا ہے والانعام خلقھا لکم فیھا دفء۔ اور چارپایہ جانوروں کو پیدا کیا ہے انمیں تمہارے واسطے طعام ہے اور کپڑا۔ اور فرمایا ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ۔ اور تمہاری واسطے گھوڑے اور خچریں اور گدھے پیدا کئے تاکہ اُن پرسواری کرو اور یہ تمہارے واسطے زینت اور آرائش ہے اور فرمایا ہے کلوا وارعوا انعامکم۔ یعنی طرح طرح کی نباتات بھی آدمی کے واسطے پیدا کی ہے کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی کھلاؤ چنانچہ حضرت سعدی فرماتے ہیں ؎ ابروباد ومہ وخورشید وفلک درکارند؛ تانو نانے بکف آری وبغفلت نخوری همه از بهر تو سرگشته وفرمانبردار؛ شرط انصاف نباشد که تو فرمان نبری۔ اور فرمایا ہے۔ واتکم من کل ماسالتموہ۔ اور جو کچھ تم نے مانگا تم کو دیا۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم۔ اور تمہارے رب نے کہا ہے مجھسے دعا مانگو۔ اور جو دعا کروگے میں اُس کو قبول کرونگا اور فرمایا ہے۔ رحمتہ

عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین اور بہشت عدن جسکی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں جتنی ہے پرہیزگاروں کیواسطے تیار کیا گیا ہے اور سب چیزیں تو آدمیوں کے واسطے پیدا کیں ہیں اور آدمی کو اپنی خاص خدمت کے واسطے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں کو اور انسانوں کو مگر اسواسطے کہ وہ میری عبادت کریں یعنی آدمیوں اور جنوں کو اپنی عبادت کیواسطے پیدا کیا ہے اور اس کے بعد فرمایا ہے اگر تو خدمت نکرے یعنی فرمانبرداری اور اطاعت نہ کرے بلکہ معصیت میں مشغول ہو جائے اور پھر میری طرف آئے تو میں تیرے تمام گناہ بخش دوں گا۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً۔ تحقیق اللہ تعالےٰ چھوٹے موٹے سب گناہ بخشدے گا۔ اور ان معنوں کے معلوم ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کے حق میں خدائیتعالےٰ کی کرامتیں بے انتہا ہیں جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو تو انکا شمار نہیں کرسکو گے۔ شعر

منعم کے شکر میں بھی ہلائیں کبھی کبھی ؛ تنہا برائے لذتِ دنیا زبان نہیں

آٹھواں قول کرامت میں یہ ہے کہ آدمی کی زبان کو تو اپنی کبریائی کی تعریف کی بزرگی عطا کی ہے اور اسکے دِلکو اپنی معرفت اور محبت سے آراستہ کیا ہے اور آدمی کے ظاہری اور باطنی اعضاؤں کو طرح طرح کی اطاعتوں اور مہربانیوں سے زینت دی ہے اس واسطے مناسب ہے کہ انسان کی زبان خدا کی یاد میں مشغول رہے کیونکہ فرمایا ہے اذکرونی اذکرکم۔ تم مجھہ یاد کرو گے تو میں تم کو یاد کرونگا۔ اور انسان کا دل خدا کی معرفت و محبت میں ڈوبا رہے کیونکہ ارشاد ہے یحبہم ویحبونہ۔ اور آدمی کے ظاہری باطنی اعضا خدا کی عبودیت اور بندگی